

نکاح کی شرط



ایجاب و قبول کی شرائط

- 1 - دونوں عقد کرنے والے تمیز کر سکیں: اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک مجنوں یا چھوٹا ہو جو تمیز نہ کر سکے تو شادی منعقد نہیں ہوگی۔
- 2 - ایجاب و قبول کی مجلس ایک ہی وقت میں ہو۔ یعنی کسی دوسرے کلام کے ذریعہ ایجاب و قبول میں جدائی نہ ہو۔ یا وہ چیز جسے عرف میں اعراض شمار کیا جاتا ہو یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جائے۔ قبول کے بعد ایجاب فوری طور پر نہ ہونے کی شرط نہیں۔ اگر مجلس لمبی ہو جائے اور ایجاب کے قبول میں تاخیر ہو جائے اور ان کے درمیان کوئی ایسا معاملہ صادر نہ ہو جس کا اطلاق اعراض پر ہوتا ہے تو ایک ہی مجلس کہلائے گی۔ اتحاد مجلس اور اختلاف مجلس کے لئے عرف پر اطلاق کیا جائے گا تو جسے عرف میں عقد سے اعراض کہا جاتا ہے یا ایجاب و قبول کے درمیان فصل کہا جاتا ہے تو وہ عقد کی مجلس کو بدل دے گا، اور جس پر عقد سے اعراض یا ایجاب و قبول کے درمیان فصل یا جدائی پر منطبق نہیں ہوتا تو وہ مجلس کو تبدیل نہیں کرے گا۔
- 3 - قبول ایجاب کی مخالفت نہ کرے مگر یہ کہ مخالفت ایجاب کو بہتر بنانے کی صورت میں ہو کیونکہ وہ تو موافقت میں مبالغہ کرے گی۔ اگر ایجاب کرنے والا کہے: میں نے اپنی فلاں بیٹی سے تمہارا نکاح کر دیا سو درہم مہر پر اور قبول کرنے والا کہے: میں نے قبول کیا دو سو درہم پر تو شادی ہو جائے گی کیوں کہ قبول بہترین صورت میں کیا جا رہا ہے۔
- 4 - متعاقبین میں سے ہر ایک دوسرے کی بات کو سنتا ہو جس کے ذریعہ یہ سمجھ میں آئے کہ بات کے ذریعہ سے شادی کا مطالبہ ہو رہا ہے اگرچہ بات کا ہر جملہ نہ سمجھ میں آئے اس لئے کہ مقاصد اور نیت کا سمجھ میں آنا ہی اصل ہے۔

غیر موجود کی شادی کا ہونا

اگر عاقدین میں سے کوئی غائب ہو اور اور شادی کرنے کا وہ ارادہ رکھتا ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ کسی قاصد کو بھیجے یا خط بھیجے دوسرے عاقد کے پاس اور شادی کا مطالبہ کرے۔ اور دوسرے عاقد پر ضروری ہے کہ اگر اسے قبول کی رغبت ہو تو وہ گواہوں کو حاضر کرے اور انہیں خط کی عبارت یا قاصد کی پیغام سنائے اور اسی مجلس میں انہیں اس پر گواہ بنائے کہ اس نے نکاح کو قبول کر لیا۔ اسی مجلس میں قبول کی قید لگائی جائے گی۔

عقد میں تنجیز کی شرط لگانا

جیسا کہ لوگوں نے شرط لگایا ہے کہ وہ منجبر ہو یعنی اس صیغہ کے ذریعہ سے ہو جس کے ذریعہ سے زواج واقع ہوتا ہے تو واجب ہے کہ وہ مطلق ہو کوئی قید نہ ہو مثال کے طور پر مخاطب سے کہے: میں نے اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کر دیا، اور مخاطب کہے: میں نے قبول کیا۔ تو یہ عقد منجبر ہے۔

اور جب شرائط پوری ہو جائے اور صحیح ہو تو اسی پر اس کے آثار مرتب ہوں گے۔
پھر یہ صیغہ عقد کبھی کسی شرط کے ساتھ معلق ہوتا ہے یا اس کی نسبت کسی زمانہ مستقبل کی طرف ہوتی ہے یا کسی معین وقت کے ساتھ ملا ہوتا ہے یا کسی شرط کے ساتھ ملا ہوتا ہے تو ان حالتوں میں عقد منعقد نہیں ہوتا ہے۔
یہاں ہر چیز کو الگ الگ بیان کیا جا رہا ہے۔

ایسا صیغہ جو کسی شرط کے ساتھ معلق ہو۔

یہ کہ وہ اپنی شرط کو کسی دوسرے لفظ کے ساتھ معلق کر دے مثال کے طور پر کہے: اگر مجھے تنخواہ ملی تو میں تمہاری بیٹی سے شادی کر لوں گا۔ باپ کہے: میں نے قبول کیا۔ تو ایسی صورت میں یہ شادی منعقد نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ عقد ایسی چیز پر معلق ہے جو مستقبل میں ہو بھی سکتی ہے اور نہیں بھی ہو سکتی ہے۔
کیونکہ شادی کا منعقد ہونا اسی وقت فائدہ اٹھانے کو جائز کر دیتا ہے اور اس کے احکامات میں تاخیر نہیں ہوتی۔
یہاں شرط تنخواہ کا ملنا ہے جو بات کرتے وقت موجود ہی نہیں اور معدوم یعنی جو چیز ہے ہی نہیں اس کے لئے معدوم کی شرط لگائی جا رہی ہے لہذا شادی نہیں ہوئی۔
اگر شرط ایسی ہو جو نکاح کے وقت موجود ہو تو شادی ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر کہے: اگر تمہاری بیٹی کی عمر بیس سال کی ہوگی تو میں اس سے۔
شادی کر لوں گا، اور باپ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اس کی عمر بیس سال نکل آتی ہے تو نکاح ہو جائے گا۔

شرط کی نسبت زمانہ مستقبل کی طرف ہو۔

مثال کے طور پر خطاب کہے: میں کل یا ایک مہینہ بعد تمہاری بیٹی سے شادی کر لوں گا۔ باپ کہے: میں نے قبول کیا۔ تو ایسی صورت میں شادی نہیں ہوگی نہ ہی اس وقت اور نہ ہی بتائے گئے زمانہ کے آنے کے بعد اس لئے کہ مستقبل کی طرف نسبت کرنا شادی کے ہونے کی نفی کرتا ہے جو کہ حال میں فائدہ اٹھانے کو واجب کر رہی تھی۔

کوئی ایسا جملہ کہے جو عقد کی توقیت کر دے کہ اتنی ہی مدت تک عقد قائم رہے گا۔

مثلاً وہ ایک مہینہ کے لئے شادی کرے یا اس سے زیادہ کے لئے یا کم کے لئے تو ایسی صورت میں شادی نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ شادی کا مقصد معاشرت کو قائم رکھنا ہے تاکہ نسل بڑھے اور اس کی حفاظت ہو اور اولاد کی تربیت بہترین طریقہ سے ہو۔
اسی لئے فقہاء نے متعہ اور حلالہ کو باطل کہا ہے۔ اس لئے کہ پہلے کا مقصد صرف وقتی طور پر فائدہ اٹھانا ہوتا ہے اور دوسرے کا مقصد پہلی بیوی کو جائز کرنا ہوتا ہے۔
ان دونوں کی تفصیل یوں ہے:

زواج المتعہ: ویسمی الزواج المؤقت، والزواج المنقطع، وهو أن يعقد الرجل على المرأة يوماً أو اسبوعاً أو شهراً وسمي بالمتعہ.

كأن لرجل ينتفع ويتبلغ بالزواج ويتمتع إلى الاجل الذي وقته.

نکاح متعہ: اسے نکاح موقت اور نکاح منقطع بھی کہا جاتا ہے۔ ایک آدمی کسی عورت سے ایک دن یا ہفتہ یا مہینہ کے لئے نکاح کرے تو اسے متعہ کہا جاتا ہے گویا کہ وہ آدمی فائدہ اٹھاتا ہے اور اسے بیوی کی طرح رکھتا ہے ایک مقررہ مدت تک کے لئے۔ یہ شادی تمام ائمہ کے نزدیک حرام ہے۔

فقہاء کہتے ہیں: جب وہ یہ عقد کرے گا تو وہ باطل ہو جائے گی اور اس کے لئے یہ دلیل دی گئیں ہیں: پہلا: اس شادی پر وہ احکام نہیں وارد ہوتے جو قرآن میں نکاح، طلاق، عدت اور میراث کے تعلق سے وارد ہوئے ہیں لہذا وہ بھی باطل نکاحوں کی طرح ہے۔

دوسرا: احادیث میں ان کی حرمت کی صراحت واضح طور سے آئی ہے۔

فصن علی بن ابی طالب * إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی عن متعہ النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمیر الانسیۃ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ اللہ کے رسول نے خیبر کے روز عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ اور پالتو جنگلی گدھوں کے گوشت کھانے سے منع کیا۔
(صحیح مسلم 1407)

عن ربیع بن سبرۃ عن أبیہ:
أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم متعۃ النساء
ربیع بن سبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی نے عورتوں کے ساتھ متعہ کو حرام کیا۔
(صحیح ابی داؤد باب فی نکاح المتعۃ قال الشیخ الالبانی: إسناده صحیح، رجالہ رجال الصحیح ")

زواج التحلیل:

نکاح حلالہ

وهو أن یتزوج المطلقة ثلاثا بعد انقضاء عدتها، أو یدخل بها ثم یطلقها لیحلها للزوج الاول.
وهذا النوع من الزواج کبيرة من کبائر الاثم والفواحش، حرمه اللہ، ولعن فاعل
کسی مطلقہ کی عدت پوری ہونے کے بعد اس سے طلاق کی نیت سے اور اس نیت سے نکاح کیا جائے اور دخول کیا جائے کہ وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے۔

1: قال عقبۃ بن عامر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ألا أخبرکم بالتیس المستعار؟) قالوا بلی . یا رسول اللہ قال (- :
هو المحلل . لعن اللہ المحلل والمحلل له)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا "کیا میں تمہیں کرائے کے سائڈ کے متعلق نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول۔ اللہ کے رسول نے فرمایا: وہ حلالہ کرنے والا ہے اور اللہ کی لعنت ہو حلالہ کرنے اور کرائے والوں پر۔ (سنن ابن ماجہ باب المحلل والمحلل لہ قال الشیخ الألبانی: حسن)

2: عن عبد اللہ بن مسعود قال: لعن رسول اللہ المحلل والمحلل لہ .

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے لعنت بھیجی ہے۔ حلالہ کرنے اور کرائے والے پر۔ (رواہ الدارمی قال الشیخ الألبانی صحیح) قال الشیخ الألبانی:

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں

یہ نکاح باطل ہوگا اس لئے کہ کسی پر خصوصیت سے لعنت بھیجنے کا مقصد اس سے روکنا ہے اسی لئے علماء کہتے ہیں: اگر کسی چیز کے کرنے والے پر کتاب و سنت میں لعنت کی گئی ہو تو وہ گناہ کبیرہ ہوگا۔ اسی طرح جس چیز سے روکا گیا ہے تو اس کا کرنا حرام ہے چاہے وہ ہمیشہ ہی نہ کرے۔ لیکن یہ کبیرہ ہونے کی دلیل نہیں ہوگی مگر یہ کہ جب اس کے کرنے والے پر کھلے طور سے لعنت بھیجی گئی ہو تو وہ کرنا کبیرہ گناہ ہوگا۔

(دروس للشیخ الألبانی - (4 / 8)

بیوی کی شرط لگانا کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا۔

شیخ صالح المنجد کا فتویٰ

سوال:

کیا بیوی کو یہ اختیار ہے کہ وہ شادی سے پہلے یہ شرط لگائے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا؟

الجواب:

الحمد للہ

قال ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ المغنی

: ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں

جب کسی عورت سے شادی کرے اور شرط لگائے کہ اسے اپنے گھر سے باہر نہیں لے جائے گا یا اسے اپنی شہر سے باہر نہیں لے جائے گا تو اس کی شرط صحیح ہے اور اگر اس سے شادی کرتا ہے اور یہ شرط لگاتا ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا تو یہ بھی درست ہے جیسا کہ نبی نے فرمایا: وہ شرائط جنہیں پورا کئے جانے کا زیادہ حق ہے جن کے ذریعہ سے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔ لہذا جب وہ دوسری شادی کر لیتا ہے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ خلاصہ کلام یہ کہ شرط نکاح کی تین قسمیں ہیں: 1۔ جس کا پورا کرنا لازم ہے اور جس کا فائدہ اور نفع اس عورت کی طرف لوٹ کر آئے گا مثال کے طور پر وہ شرط لگائے کہ وہ اسے اس کے گھر یا شہر سے باہر نہیں لے جائے گا یا دور کا سفر نہیں کرے گا یا دوسری شادی نہیں کرے گا لہذا اس کا پورا کرنا لازم ہے اگر وہ پورا نہیں کرتا تو اس عورت کو نکاح فسخ کرنے کا حق ہے۔

: وسئل شیخ الاسلام رحمہ اللہ عن ہذہ المسأله واجاب ففی الفتاوی الکبری

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا لہذا انہوں نے فتاویٰ کبریٰ میں جواب دیا
سوال: ایسے شخص سے متعلق جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور وہ شرط لگاتی ہے کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گا نہ ہی اسے اس کے گھر سے
دوسری جگہ لے جائے گا اور وہ اپنی ماں ہی کے پاس رہے گی لہذا وہ انہی شرائط کی بنا پر اس سے دخول کرتا ہے تو کیا اس پر اس کا پورا کرنا لازم ہے؟ اور
جب وہ ان شرائط کی مخالفت کرتا ہے تو کیا بیوی کو نکاح کے نسخ کا حق ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں، یہ اور اس طرح کی شرط لگانا درست ہے امام احمد، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین جیسے عمرو بن شریح القاضی، اوزاعی، اسحاق
وغیرہ کا یہ مذہب ہے اور امام مالک کا بھی یہی کہنا ہے۔ کہ یہ شرط لگا کر نکاح کر سکتا ہے۔ عمر بن خطاب اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ
اس کا معاملہ اس عورت کے ہاتھ میں ہو گا یا اسی کی رائے کے مطابق فیصلہ ہو گا اور یہ شرط بھی درست ہے عورت کو جدائی کا حق ہے اسی طرح کا کہنا
امام احمد کا ہے اس کی دلیل صحیحین کی وہ حدیث ہے جس میں نبی نے فرمایا شرائط میں جس شرط کے پوری کئے جانے کا سب سے زیادہ ہے وہ جس کے
ذریعہ سے تم شرمگاہوں کو حلال کرتے ہو۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حقوق کو شرط کے وقت ہی کاٹا جاتا ہے لہذا نبی نے جس شرط
کے ذریعہ شرمگاہ کو حلال کیا جاتا ہے اسے پوری کرنے کا سب سے زیادہ حق بتلایا ہے اور یہ حدیث ان شرائط کے لئے سب سے واضح دلیل ہے۔

نکاح شغار

وہو ان یزوج الرجل ولیتہ رجلاً، علی ان یزوجہ الآخر ولیتہ، ولیس بینہما صدق،
ایک ولی کسی شخص کا نکاح دوسرے ولی سے کرائے اور ان کے درمیان مہرنہ ہو۔

عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- نَهَى عَنِ الشَّغَارِ.
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے نکاح شغار سے منع کیا۔
(سنن ابی داؤد **باب فی الشغار** قال الألبانی: صحیح)

عن ابن عمر قال

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الشغار والشغار أن يقول الرجل للرجل **زواجني ابنتك أو**

أختك على أن أزوجه ابنتي أو أختي . وليس بينهما صدق

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے نکاح شغار سے روکا ہے اور شغاریہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے سے کہے کہ تم اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ
سے کراؤ اور میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تم سے کرا دیتا ہوں جب کہ دونوں کے درمیان مہرنہ ہو۔
(سنن ابن ماجہ **باب النسي عن الشغار** قال الشيخ الألبانی: صحیح)

عن أنس بن مالك قال

: - قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (لا شغار في الإسلام) .

انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا: اسلام میں نکاح شغار نہیں۔

(سنن ابن ماجہ باب النہی عن الشغار قال الشیخ الالبانی: صحیح)